باب نمبر	مضمون	صفحہ
	کھوٹا مال دھوکے سے بیچنے کی مذمت	۸۴۶
	آفت زبان جس کی درازی سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی ہے	۸۴۶
	آنحضرتؐ کی محبت میں ایک صحابی کی بے قراری اور اُن کی مدح میں نزول آیت	۸۴۶
	مؤلفۃ القلوب	۸۴۶
	ایک منافق کی مذمت	۸۴۷
	جناب عثمانؓ کے حق میں نزولِ آیت	۸۴۷
	عمرو بن عاص اور عقبہ بن معیط کی مذمت	۸۴۸
	ایک صحابی سے ایک درخت کے عوض آنحضرتؐ کا جنت میں باغ دینے کا وعدہ اور اُس کا قبول نہ کرنا	۸۴۸
	ابورافع کا آنحضرتؐ اور سانپ کے درمیان لیٹنا حضرتؐ کا ان کو فضیلتِ امیرالمومنین سے آگاہ کرنا	۸۵۰
	ابورافع کی اہلبیتؑ سے محبت	۸۵۱
	اہلبیتِ رسولؐ کی محبت نجات کا باعث ہے۔ حضرت علیؑ کا اپنے دوستوں کے لیئے پُل صراط سے گزرنے کے لیئے پروانہ دینا	۸۵۱
	ایک صحابی کو آنحضرتؐ کی دُعا سے فارغ البالی حاصل ہونا اور زکوٰۃ دینے میں بخل اور اُن کی مذمت	۸۵۱
	آنحضرتؐ کے ایک پُرخلوص محب اور صحابی کا حال	۸۵۳
	سعد ایک صحابی کی عسرت، پھر فارغ البالی پر نماز میں تاخیر پھر ان کا اپنی پہلی حالت پر پلٹنا	۸۵۶
	تسبیحاتِ اربعہ کے فضائل	۸۵۶
	ہمسایہ کی تکلیف و آزار سے بچنے کا طریقہ	۸۵۷
	زوجہ کی جانب متوجہ ہونے کا ثواب	۸۵۷
	اپنی عورتوں سے علیحدہ رہنے والے شوہروں پر آنحضرتؐ کا عتاب	۸۵۷/۸۵۸
	مغفرت کی دُعا	۸۵۸
	جنت و دوزخ کے وعدوں پر ایک شخص کا یقین اور اُس کی حالت	۸۵۸
	آنحضرتؐ کی ہجرت سے پہلے مدینہ میں ایک انصاری کا حال اور اُن کا پُرخلوص ایمان	۸۵۹
	سوال سے پرہیز کرنے والے کو خدا بے نیاز کر دیتا ہے	۸۵۹
	سوال سے پرہیز کی تاکید	۸۶۰
	ریشمی لباس سے کراہت	۸۶۰
	بخل کی مذمت	۸۶۰
	ایک شخص کی مرغی کا دیوار پر انڈا دینا اور گر کر ایک کیل پر رُک جانا اور حضرتؐ کا استعجاب	۸۶۰
	ایک مالدار کا غرور اور ایک غریب کی بے نیازی	۸۶۰

باب نمبر	مضمون	صفحہ
	بدترین بندہ وہ جس کی بدزبانی سے لوگ پرہیز کریں۔	۸۶۱
	مال فروخت کرنے میں گاہکوں کو فریب نہ دو	۸۶۱
	بغیر اجازت مکان میں داخل ہونے پر سختی کا جائز ہونا	۸۶۱
	ایک شخص پر آنحضرتؐ کا قابو پاکر چھوڑ دینا پھر اُس کا مسلمان ہونا	۸۶۲
	بدصورتی بھی خدا کی رحمت ہے	۸۶۲
	منافقین سے آنحضرتؐ کی بیزاری۔ خزیمہ بن ثابت کی گواہی دو گواہوں کے برابر ہونیکی وجہ	۸۶۳
	سجدہ میں طُول دینے کا ثواب	۸۶۳
	آنحضرت کے فصد کا خون پی جانا	۸۶۳
	آنحضرتؐ سے ایک شخص کی محبت کی زیادتی اور حضرتؐ کا اُس کے لیئے دُعائے خیر فرمانا	۸۶۴
	صاحبانِ عقل کون لوگ ہیں	۸۶۴
	عورت کی فطرت	۸۶۴
	ایک عورت کا اپنے شوہر کی اطاعت میں اپنے باپ کے جنازے میں شرکت نہ کرنا اور خدا کا اس سبب سے اُس کے باپ کو بخشدینا	۸۶۵
	عورتوں کی زیادہ تعداد جہنم میں	۸۶۵
	اگر شوہر سے بدسلوکی نہ کرتی تو نماز پڑھنے والی کوئی عورت جہنم میں نہ جاتی	۸۶۵
	نمازی تاجر افضل ہے صرف نماز پڑھنے والے سے	۸۶۶
	جناب رسولِ خداؐ کا لوگوں کو ان کے باپ کے نام اور جہنم میں اُن کے مقامات سے آگاہ کرنا	۸۶۷
	حضرت علیؑ کا اپنا نسب دریافت کرنا اور حضرتؐ کا اپنے نسب سے ان کو متصل فرماکر اُن کی مدح کرنا	۸۶۷
	آنحضرتؐ کا اپنے بعد ائمہ طاہرینؑ کا نسب بیان فرمانا اور اُن کی اطاعت کی اُمت کو تاکید کرنا	۸۶۸
۵۱	اکیاونواں باب۔ آنحضرتؐ کی اولاد امجاد کا تذکرہ	۸۶۹
	آنحضرتؐ کے بیٹے اور بیٹیوں کا تذکرہ	۸۷۰
	مغیرہ منافق کے حق میں جناب عثمانؓ کی آنحضرتؐ سے سفارش، حضرتؐ کا اس سے کراہت فرمانا، آخر مغیرہ کی جان بخشی اور کسی طرح کی اُس کی امداد کرنے والے پر لعنت فرمانا، عثمانؓ کا اُس کو زادِ راہ دے کر رخصت کرنا	۸۷۴
	فصل۔ حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی والدہ کے بعض حالات	۸۷۶
	امام حسینؑ پر آنحضرتؐ کا اپنے فرزند ابراہیمؑ کو فدا کرنا	۸۷۶
	حضرت ابراہیمؑ پر آنحضرتؐ کا گریہ، صحابہ کا اعتراض اور آپ کا جواب	۸۷۸

گوشت کو میرے گوشت سے تمہارے خون کو میرے خون کے ساتھ مخلوط فرمایا ہے تم ہی میرے بعد خدا اور اُس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ ہو۔ تو جس نے تمہاری ولایت سے انکار کیا اُس نے اپنے اور خدا کے درمیان سبب اور وسیلہ کو منقطع کر دیا جو اس کو عالی درجات تک پہنچاتا۔ اے علیؑ خدا نہیں پہچانا جا سکتا مگر میرے ذریعہ سے اور میرے بعد تمہارے ذریعہ سے۔ تو جس نے تمہاری ولایت کا انکار کیا تو خدا کی پروردگاری سے انکار کیا۔ اے علیؑ! تم زمین پر خدا کے نشان بزرگ ہو۔ اور روزِ قیامت خدا کے عظیم رُکن ہو۔ لہٰذا جو شخص روزِ قیامت تمہاری شفقت کے سایہ میں ہوگا وہ رستگار ہے۔ کیونکہ خلائق کا حساب تمہارے ذریعہ سے ہوگا اور اُن کی بازگشت تمہاری طرف ہے اور قیامت کی میزان تمہاری میزان ہے، صراط تمہارا صراط ہے اور قیامت کا موقف تمہارا موقف ہے اور اُس روز کا حساب تمہارے بارے میں حساب ہے۔ تو جو شخص تمہاری جانب مائل ہوگا نجات پائے گا، اور جو تمہاری مخالفت کرے گا ہلاک ہوگا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا خداوندا تو گواہ رہیو اور منبر سے نیچے اُتر آئے۔

سلیم قیس نے سلمان فارسیؓ سے یہ روایت بھی اپنی کتاب میں تحریر کی ہے کہ قریش کی یہ عادت تھی کہ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے باتیں کرتے رہتے اور اگر اہلبیتِ رسولؐ میں سے کسی کو آتے ہوئے دیکھتے تو خاموش ہو جاتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے اُن میں سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مثال اہلِ عقل کے درمیان اُس درخت خرما کی سی ہے جو کسی گھورے پر اُگا ہو۔ جب آنحضرتؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو غضبناک ہو کر باہر نکلے۔ مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر جا کر بیٹھ گئے یہانتک کہ لوگ جمع ہو گئے۔ تو حضرتؐ کھڑے ہو کر حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے۔ پھر فرمایا کہ اے لوگو میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا حضورؐ خدا کے رسولؐ ہیں۔ فرمایا میں خدا کا رسولؐ ہوں اور محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اور اپنا نسب مبارک نزار تک بیان کیا۔ پھر فرمایا کہ میں اور میرے اہلبیتؑ چند نور تھے جو خدا کے عرش کے سامنے حرکت میں تھے دو ہزار سال قبل اس کے کہ خداوند قدوس آدمؑ کو پیدا کرے۔ تو جب وہ نور تسبیحِ الٰہی کرتا تھا اس کی تسبیح سے فرشتے تسبیح کرتے تھے جب حق سبحانہ، و تعالیٰ نے آدمؑ کو خلق کیا اُس نورِ مقدس کو اُن کے صلب میں قرار دیا۔ پھر آدمؑ کو زمین پر بھیجا پھر اسی طرح اُس نور کو صلبِ نوحؑ میں رکھ کر کشتی میں داخل کیا۔ وُہی نور صلبِ ابراہیمؑ میں تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے۔ اور ہمیشہ ہمارے نور کو پاکیزہ اور بلند ترین صلبوں میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ ہمارے گوہر شرافت کو بہترین معدنوں سے ظاہر کیا اور ہمارے شجرۂ طیبہ کو بہترین آباؤ اجداد اور پاکیزہ ترین مادّی کے مغرسوں[1] سے اُگایا جن میں کوئی ایک بھی زنا کے قریب نہ ہوا۔ بیشک ہم فرزندانِ عبدالمطلبؑ یعنی میں، علیؑ، جعفرؑ، حمزہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ، مہدی آخر الزمانؑ تک اہل بہشت کے بزرگوں میں سے ہیں۔ بلاشبہ خداوند عالم نے اہل زمین کی جانب نظر ڈالی اور اُن میں سے دو مردوں کو اختیار کیا اُن میں سے ایک میں ہوں کہ خدا نے مجھ کو رسالت و نبوت کے ساتھ بھیجا اور دوسرے علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔ پھر اُس نے مجھ کو وحی فرمائی کہ میں اُس کو اپنی اُمّت میں اپنا بھائی، اپنا دوست، اپنا وزیر، اپنا وصی اور اپنا خلیفہ قرار دوں۔ بیشک وہ

[1] مغرس یعنی اُگنے کی جگہ۔ ۱۲

آنحضرتؐ کا خطاب امیرؑ سے اور مدح فرمانا۔

[illegible]

میرے بعد ہر مومن کے نفس سے اُس پر زیادہ حق رکھتا ہے۔ جو شخص اُس کو دوست رکھے گا خدا اُس کو دوست رکھے گا اور جو شخص اُس سے دُشمنی کرے گا خدا اُس سے دُشمنی رکھے گا اور اُس کو دوست نہیں رکھے گا مگر مومن اور اُس کو دشمن نہیں رکھے گا مگر کافر۔ اور وہ میرے بعد زمین کی میخ ہے۔ اُسی کی برکت سے زمین برقرار رہے گی۔ وہ کلمۂ تقویٰ ہے کہ اُس کی محبت جہنم سے نجات کا باعث ہے۔ وُہی خدا کی مضبوط رسّی ہے جس کا وسیلہ نجات کا سبب ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ پھونک کر نورِ خدا کو بُجھا دو حالانکہ خدا اپنے نور کو پُورا کرنے والا ہے اگرچہ کفار نہ چاہیں۔ پھر بیشک خدا نے ہم دونوں کے بعد خلائق پر نظر کی اور اُن میں سے گیارہ وصی ہم اہلبیتؑ میں سے انتخاب کیے اور اُن کو میری اُمّت میں ایک کے بعد دُوسرے کو برگزیدہ کیا آسمان کے ستاروں کے مانند کہ جب وہ غروب ہوتا ہے تو دُوسرا اُس کی جگہ پر طالع ہوتا ہے اور وہ ہدایت کرنے والوں اور ہدایت پانے والوں کے پیشوا ہیں۔ اُن کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا مگر وہ جو اُن سے مکاری کرے گا اور اُن کو چھوڑ دے گا اُن کی مدد نہ کرے گا۔ وہ زمین پر خدا کی حجت اور اُس کے اور اُس کی خلق کے درمیان گواہ ہیں اور اُس کے علم کے خزینہ دار ہیں اور اُس کی وحی کے بیان کرنے والے ہیں اور اُس کی حکمت کے معدن ہیں۔ جو شخص اُن کی اطاعت کرے گا وہ خدا کی اطاعت کرے گا اور جو شخص اُن کی نافرمانی کرے گا خدا کی نافرمانی کرے گا۔ وہ لوگ علم کے نکالنے والے ہیں اور قرآن اُن کے ساتھ ہے۔ وہ قرآن سے جُدا نہ ہوں گے جب تک حوضِ کوثر پر میرے پاس نہ پہنچیں۔ لہٰذا میرا یہ بیان ہر شخص اُن لوگوں کو پہنچا دے جو غائب ہیں۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ خداوندا تو گواہ رہنا۔

اِکیاوَنواں باب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اولاد امجاد کا تذکرہ

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے طاہر، قاسم، فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ اور زینب ہیں۔ جناب فاطمہؑ کا نکاح حضرت امیرالمومنینؑ سے کیا اور زینبؑ کو ابوالعاص بن ربیعہ سے تزویج کیا جو بنی اُمیہ سے تھا۔ اور اُم کلثوم کا نکاح عثمان بن عفان سے کیا اور وہ قبل اس کے کہ اُن کے گھر جائیں رحمتِ الٰہی سے واصل ہو گئیں۔ اُن کے بعد حضرت رقیہ کو اُن سے تزویج فرمایا۔ اور حضرتؐ کے دُوسرے بیٹے ابراہیم مدینہ میں ماریہ قبطیہ سے متولد ہوئے جن کو بادشاہِ اسکندریہ نے مع ایک اشہب ٹٹو کے حضرتؐ کو ہدیہ بھیجا تھا۔ اور دُوسرے ہدیے بھی تھے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر اُنہی حضرت سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ کی اولاد میں سے جناب خدیجہؓ

کے شکم سے قاسم اور طاہر۔ اُم کلثوم۔ رقیہ۔ زینب اور فاطمہ زہراؑ پیدا ہوئیں اور جناب طاہر کا نام عبداللہ تھا۔ جناب فاطمہؑ کو آنحضرتؐ نے امیرالمومنینؑ سے تزویج فرمایا، زینب کو ابوالعاص بن ربیعہ سے وُہ بنی اُمیہ میں سے تھا؛ اور اُم کلثوم کو عثمان بن عفان سے تزویج کیا اور وُہ قبل اس کے کہ اُن کے گھر جائیں رحلت کر گئیں پھر جب جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنگِ بدر کے لیئے گئے تو رقیہ کو اُن سے تزویج فرمایا۔ اور ماریہ قبطیہ سے جناب ابراہیمؑ پیدا ہوئے جو ام ولد نامی ایک کنیز تھیں۔

شیخ طوسیؒ اور ابن شہر آشوب وغیرہم نے روایت کی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولادِ امجادؑ خدیجہؓ کے علاوہ اور کسی بیوی کے شکم سے پیدا نہیں ہوئی سوائے ابراہیمؑ کے جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے اور مشہور یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے تین صاحبزادے تھے۔ اوّل قاسمؑ اسی لیئے آنحضرتؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ وُہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے پیدا ہوئے۔ دُوسرے عبداللہؑ جو بعد بعثت کے پیدا ہوئے تھے اسی وجہ سے طیب وطاہر اُن کا لقب ہوا۔ تیسرے ابراہیم۔ اور بعض نے کہا ہے کہ آنحضرتؐ کے پانچ صاحبزادے تھے عبداللہ کے علاوہ۔ طیب وطاہر دُو لڑکوں کے نام سمجھتے ہیں لیکن پہلا قول زیادہ مشہور اور صحیح ہے۔ اور مشہور یہ ہے کہ قاسم عبداللہ سے پہلے پیدا ہوئے۔ لیکن بعض لوگ اس کے برعکس کہتے ہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ وُہ دونوں کمسنی ہی میں مکہ معظمہ ہی میں رحمتِ الٰہی سے واصل ہو گئے تھے۔ اور ابراہیم کی مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ اور مشہور یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی چار صاحبزادیاں تھیں اور سب جناب خدیجہؓ کے شکم سے تھیں۔ پہلی صاحبزادی جناب زینب تھیں۔ حضرتؐ نے ان کی شادی بعثت سے پہلے اور کافروں کو لڑکیاں دینا حرام ہونے سے قبل ابی العاص بن ربیع سے کر دی تھی۔ اُن سے امامہ بنت ابی العاص پیدا ہوئیں۔ اور جناب امیرؑ نے جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ وسلامہٗ علیہا کی وفات کے بعد اِن معصومہؑ کی وصیت کے مطابق اُن سے عقد فرمایا اور اُن حضرتؑ کی شہادت کے بعد امامہ مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے نکاح میں آئیں اور ابن بابویہ نے بسندِ معتبر روایت کی ہے کہ امامہ بنت ابوالعاص سے جو زینب کے شکم سے تھیں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی وفات کے بعد جناب امیرؑ نے نکاح کیا اور حضرتؑ کی شہادت کے بعد اُن سے مغیرہ بن نوفل نے نکاح کیا۔ پھر وُہ ایک شدید مرض میں مبتلا ہوئیں کہ اُن کی زبان بند ہو گئی۔ امام حسن وامام حسین علیہم السلام اُن کے سرہانے تشریف لائے جبکہ وُہ بول نہ سکتی تھیں۔ اُن حضراتؑ نے اُن کو وصیت کے لیئے فرمایا اور مغیرہ کو پسند نہ تھا کہ وُہ وصیت کریں۔ حضرات حسنینؑ نے اُن سے کہا کہ کیا آپ فلاں غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہیں؟ اُنہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر فرمایا کہ فلاں کام آپ کے لیئے کیا جائے اُنہوں نے پھر سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ غرض اس طرح وصیت کی اور اُن دونوں بزرگواروں نے اُن کو پُورا کرنے کی اجازت دی اور منقول ہے کہ ابوالعاص جنگِ بدر میں اسیر ہوئے تو جناب زینبؓ نے اس گردن بند کو جو جناب خدیجہؓ نے اُن کو دیا تھا آنحضرتؐ کے پاس اپنے شوہر کے فدیہ میں بھیجا۔ جناب رسُولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس کو دیکھا تو جناب خدیجہؓ یاد آئیں اور گریہ فرمایا اور صحابہ سے خواہش کی کہ ان کا فدیہ معاف کر دیں اور ابوالعاص کو بغیر فدیہ کے رہا کر دیں۔ صحابہ نے یُونہی کیا۔ اور آنحضرتؐ نے اس سے شرط کی کہ جب وُہ مکہ جائے تو زینبؓ کو

آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیج دے۔ اُس نے اپنے عہد کو پُورا کیا اور زینبؓ کو حضرتؐ کے پاس بھیج دیا اُس کے بعد خود مدینہ آکر مسلمان ہو گیا، جیسا کہ مجملاً اس سے پہلے ذکر ہو چکا۔ اور زینبؓ ۷ھ اور ایک روایت کے مطابق ۸ھ میں برحمتِ الٰہی واصل ہوئیں۔ دُوسری بیٹی رقیہ جن کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اُن کی شادی عتبہ پسرِ ابولہب سے مکہ میں کی تھی۔ اور قبل اس کے کہ وُہ اُس کے گھر جائیں اُس نے اُن کو طلاق دے دی پھر مدینہ میں اُن کو عثمان سے تزویج کیا۔ اُن سے عبداللہ پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں اُن کا انتقال ہو گیا۔ اور رقیہ کی وفات مدینہ میں ہوئی جبکہ جنگِ بدر واقع ہوئی تھی۔ تیسری بیٹی اُم کلثوم تھیں رقیہ کے بعد اُن کی شادی عثمان سے ہوئی اور کہتے ہیں کہ وہ ۹ھ میں انتقال کر گئیں۔[1]

کلینی اور قطب راوندی نے بسند ہائے معتبر یزید بن خلیفہ سے روایت کی ہے وُہ کہتے ہیں کہ میں

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ جو روایتوں سے ظاہر ہوا کہ جناب اُم کلثوم کی تزویج اور وفات، جناب رقیہ کی تزویج اور وفات سے پہلے واقع ہوئی زیادہ قوی اور زیادہ صحیح ہے اگرچہ دُوسری بات بھی زیادہ مشہور ہے اور علمائے خاصہ وعامہ کی ایک جماعت کا اعتماد یہ ہے کہ رقیہ اور ام کلثوم جناب خدیجہؓ کی بیٹیاں پہلے شوہر سے تھیں۔ آنحضرتؐ نے اُن کی پرورش کی تھی۔ وُہ آنحضرتؐ کی حقیقی بیٹیاں نہ تھیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ وُہ جناب خدیجہؓ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں۔ اور ان دونوں اقوال کی نفی پر روایات معتبرہ دلالت کرتی ہیں۔

واضح ہو کہ مخالفین شیعوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر عثمان مسلمان نہ ہوتے تو آنحضرتؐ اپنی دُو بیٹیوں کو ان سے تزویج نہ کرتے۔ یہ اعتراض چند وجوہ کی بنا پر باطل ہے۔ اوّل یہ کہ حضرتؐ کا اپنی یا خدیجہؓ کی بیٹیوں کا اُن کے ساتھ تزویج کرنا ممکن ہے قبل اس کے ہو کہ خدا نے کافروں کو بیٹیاں دینا حرام قرار دیا ہو چنانچہ باتفاق مخالفین حضرت زینب کو مکہ میں ابوالعاص سے تزویج فرما دیا تھا جبکہ وُہ کافر تھا اسی طرح رقیہ اور اُم کلثوم کو مخالفین میں شہرت کی بنا پر عتبہ اور عتیق پسران ابولہب سے تزویج فرمایا جو کافر تھے قبل اس کے کہ عثمان سے تزویج فرمائیں۔ دُوسرا جواب یہ ہے کہ عثمان کے مسلمان ہونے میں اُس وقت جبکہ حضرتؐ نے اپنی بیٹیوں کو ان سے تزویج فرمایا کوئی اختلاف نہیں ہے اگرچہ انہوں نے آخر میں امیرالمومنینؑ کے نصِ خلافت سے انکار کیا اور وُہ تمام کام کیئے جو موجب کفر ہیں اور کافر اور مرتد ہو گئے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ سب سے زیادہ صحیح ہے یہ کہ وُہ لوگ منافقوں میں داخل تھے اور خوف اور لالچ کے سبب بظاہر اسلام کا اظہار کرتے تھے لیکن باطن میں کافر تھے اور خداوند عالم نے مصلحتوں اور حکمتوں کی بنا پر آنحضرتؐ کو حکم دیا تھا کہ ان کے ظاہری اسلام پر حکم جاری کیا کریں اور طہارت اور مناکحت اور میراث وغیرہ تمام احکام ظاہری میں اُن کو مسلمانوں کے ساتھ شریک رکھیں۔ لہٰذا آنحضرتؐ کسی حکم میں اُن کو مسلمانوں سے الگ نہیں کرتے تھے اور ان کے نفاق کا اظہار نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ خاصہ وعامہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کی تالیف قلب کے لیئے عبداللہ بن اُبی پر نماز جنازہ پڑھی جو نفاق میں مشہور تھا تو اگر عثمان کو دختر دے دی

بقیہ برصفحہ ۸۷۲